



## سوال

(1219) نذر کو کسی خاص جگہ سے دوسری جگہ پوری کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کسی نے کوئی خاص نذر مانی ہو، تو کیا بعد میں وہ اس خاص جگہ کی بجائے کسی دوسری اہم تر جگہ میں اپنی نذر پوری کر سکتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس سوال کے جواب سے پہلے میں بطور مقدمہ کچھ کہنا چاہتا ہوں، اور وہ یہ ہے کہ اولاد انسان کو نذر مانی ہی نہیں چاہئے۔ نذر مانتا مکروہ یا بقول بعض حرام ہے۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ ”نذر کوئی خیر اور بھلائی نہیں لاتی ہے، بلکہ اس کے ذریعے سے بخیل سے مال نکالا جاتا ہے۔“ (صحیح مسلم، کتاب النذر، باب النھی عن النذروانہ لایدشینا، حدیث: 1639 و سنن النسائی، کتاب الایمان والنذور، باب النھی عن النذر، حدیث: 3801 و مسند احمد بن حنبل: 86/2، حدیث: 5592۔)

تو آپ نذر کی وجہ سے جس خیر کی توقع رکھتے ہیں، وہ نذر کی وجہ سے حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بہت سے لوگ بیمار ہونے پر نذر مان لیتے ہیں کہ اگر شفا ہوگی تو وہ یہ یہ کرے گا۔ اگر گم شدہ چیز مل گئی تو ایسے ایسے کرے گا۔ پھر اگر بیمار کو شفا ہو جاتی ہے یا گم شدہ چیز مل جائے۔ نذر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور کئی لوگ ایسے بھی ہیں کہ جب ان کا مطلب پورا ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنی مانی ہوئی نذر پوری کرنے سے گریز کرنے لگتے ہیں، اور کئی اسے چھوڑ ہی دیتے ہیں، تو یہ بہت غلط کام ہے۔ ذرا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ملاحظہ ہو:

وَمَنْ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ لَئِن آتَيْنَاهُم مِّنْ فَضْلِهِ لَسَخَّوْنَ وَلَسَخَّوْنَ مِنَ الضَّالِّينَ ۝ ۷۰ فَلَمَّا آتَيْنَاهُمْ مِّنْ فَضْلِهِ بَخِلُوا بِهِ وَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝ ۷۱ ... سورة التوبة

”اور ان میں سے کئی وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم صدقہ و خیرات کریں گے اور نیکو کار ہو جائیں گے۔ لیکن جب اللہ نے اپنے فضل سے انہیں دیا تو یہ اس میں بخیل کرنے لگے اور ٹال مٹول کر کے منہ موڑ لیا۔“

الغرض کسی صاحب ایمان کو نذر نہیں مانی چاہئے۔ اور اب سوال کا دوسرا حصہ کہ انسان نے جب ایک مقام پر اپنی نذر پوری کرنے کا عہد کیا ہو اور بعد میں اسے اس سے کوئی بہتر موقع اور مقام حاصل ہو، جو اللہ کی قربت میں افضل اور مخلوق کے لیے زیادہ نفع آور ہو تو اس افضل کی طرف رجوع کر لینا جائز ہے۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کلمہ فتح کرا دے گا، تو میں بیت المقدس میں نماز پڑھوں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ اس نے دوبارہ کہا تو آپ نے فرمایا: ”یہیں پڑھ لو۔“ اس نے پھر کہا تو آپ نے فرمایا:



”تیری مرضی ہے۔“ (سنن ابی داؤد، کتاب الایمان والنذور، باب من نذر ان یصلی فی بیت المقدس، حدیث: 3305 السنن الکبریٰ للبیہقی: 82/10، حدیث: 19922-) یہ دلیل ہے کہ اگر انسان اپنی نذر سے کسی کم درجہ عمل سے کسی افضل عمل کی طرف راغب ہو تو جائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 862

محدث فتویٰ